حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس پرحکمت اور مقدس قصے سے جہاں اور بہت سے فائدے کی باتیں معلوم ہوتی ہیں حکومت الٰہی کا بھی عملی سبق ملتا ہے اس لئے پڑھنے والوں کو چاہئے کہ وہ بھی اسی نیت سے اسی رنگ میں اس کو غور کے ساتھ پڑھیں اور عمل کریں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا۔ الی آخر رکوع سورت النحل رکوع (۲)

حضرت سلیمان اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین ہوئے ابھی آپ کمسن ہی تھے کہ ایک عجیب و غریب طرح پر ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ یہ وہ جلیل الشان پیغمبروں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی بادشاہی کے علاوہ دنیا کی عظیم الشان بادشاہت بھی دی تھی۔ آپ کی دعا تھی کہ اے اللہ مجھکو ایسی بادشاہت عطا فرما جو ہمارے بعد کسی کو نہ ملے۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خدائی حکومت کے بغیر اللہ سے آپ کو کیا کچھ نہ ملا ہوگا۔

حیوانات اور ہوا پر قبضہ

علم کی یہ انتہا تھی کہ حیوانوں کی بات سمجھتے تھے اور ان سے ہم کلام ہوتے تھے اور اختیارات اتنے وسیع کہ جنات اور ہوا پر قبضہ تھا جب سلیمان علیہ السلام کو تخت مکمل تھا تو ہوا پر چلتا تھا اور خوبصورت پرندے ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوتے تھے۔

اگرچہ آج بھی ہوائی جہاز کے بنانے والے ہوا کو مسخر کیے ہوئے ہیں لیکن قرآن مجید جس تسخیر کی طرف اشارے کر رہا ہے وہ اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے یہاں کل پرزے کی محتاجی ہے وہاں اس کے

بے نیازی تھی یہاں یہ ہو کہ اگر ذرا سی غفلت ہو جائے یا کل پرزے میں خرابی آ جائے تو قصہ پاک ہے ہی

اور وہاں ہوا بھی زیر فرمان تھی اور نگہبان بھی۔ خواہش منتظر تھی جب جی چاہا کہ ہوا تیز ہو تو تیز ہو

اور جب چاہا دھیمی ہو گئی کہ نرم ہو تو نرم ہو گئی پھر رفتار اس سرعت کے ساتھ طے ہوتی تھی کہ صبح کیا سیر کو

نکلے تو منزل پہنچ گئے اور شام کی سیر نکلے تو شام میں موجود تھے اور بعض وقت تو ایسا بھی ہوا ہے کہ

آنکھ جھپکنے میں ایک ملک کی چیز دوسرے ملک میں آ گئی ہے۔ مزید برآں آپ کا تخت بھی کوئی چھوٹا

موٹا تخت نہ تھا بلکہ اتنا لانبا چوڑا کہ فوج کی فوج اس پر سوار ہوتی تھی۔

معدنیات

معدنیات کے چشمے ابل پڑے تھے اور آسانی کے ساتھ جو چیز چاہتے تھے اس سے بنا لیتے تھے جس جگہ زمین میں دفینہ ہوتا تھا وہ زمین

خود آواز دیتی تھی کہ مجھ میں مال ہے نکال لو۔ دریا کے موتی نکالتے اور عالیشان عمارتیں اور قلعہ جات

بنانے کے لیے خاص خاص طاقتیں تھیں جو آن واحد میں سب خواہش اس کو انجام دیتی تھیں۔ غرضیکہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد بادشاہت کے علوم اور ان کا مصرف جس قدر عام اور ترقی یافتہ

تھا وہ آپ اپنی نظیر ہے۔

وادی النمل

الغرض آپ کا گزر چیونٹیوں کی بستی میں ہوا چیونٹیوں کے سردار نے اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہا اے چیونٹیو اپنے اپنے گھروں میں داخل

ہو جاؤ سلیمان کا لشکر آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وہ تم کو روند ڈالیں۔ سلیمان علیہ السلام

اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے اور شاہ مور کو بلا کر پوچھا کہ تو نے مجھ کو اور میرے لشکر کو ظالم

دیکھا جو ایسی بات کہی۔ شاہ مور نے کہا یا نبی اللہ میں نے اپنی رعیت پر شفقت اور مہربانی کے خیال سے

اور احتیاطاً ایسا کہا ورنہ آپ یا آپ کے لشکر نے کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں کا یہی دستور رہا ہے ہمیشہ اس طرح کی شفقت کیا

کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمارا یہی دستور ہے ایک کی خوشی سے دوسرے کو خوشی اور ایک کے غم سے دوسرے کو غم ہوتا ہے اپنی خوشی میں ان کو شریک کرنا اور دوسرے کے غم میں ان کی غمخواری کرنا ہم پر لازم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان کا یاد دلانا اسی لیے کیا ہے تاکہ جب ایک چیونٹی کہیں مرجاتی ہے تو اس کو وہاں سے اٹھوا کر اس کے گھر پہنچوانے کا بھی انتظام ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اے نملہ تو مجھے بہت عقلمند معلوم ہوتی ہے کچھ نصیحت کر۔ اس نے کہا! یا حضرت آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری بھی دی ہے اور بادشاہی بھی لازم ہے کہ آپ اپنی رعیت کی نگہبانی کریں اور عدل و انصاف سے سب کو خوش رکھیں ظالم سے مظلوم کو داد دلوائیں میں ضعیف و مسکین ہوں ہے مگر ہماری رعیت میں سے کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اے میرے رب میرے دل میں ڈال دے اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرا شکر گزار بندہ بنا رہوں نیک کام کروں جس سے تو راضی ہے اور تیری رحمت کا مستحق ہو کر تیرے خاص بندوں میں شریک رہوں۔

ملکہ سبا اور ہدہد کی جاسوسی

حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم اور انتظام اس قدر وسیع اور مستحکم تھا کہ ایک دن ہدہد کو غائب پایا تو فوراً دریافت کیا کہ ہدہد نظر نہیں آتا اور اس بغیر اجازت غیر حاضری کا اگر معقول سبب وہ نہ بتائیگا تو سزا کا مستحق ہوگا۔ ہدہد آیا تو آپ نے اس غیر حاضری کا سبب دریافت فرمایا ہدہد نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ میں ایسی خبر لے کر آرہا ہوں کہ اس کی آپ کو بھی خبر نہیں ہے۔ اس ملک پر ایک عورت حکمران ہے وہ کنواری ہے اور اس کا نام بلقیس ہے۔ اس کی حکومت میں سب کچھ ہے اور اس کا ایک تخت ہے جس کی خوبی اور بڑائی کیا عرض کروں بس سب کچھ ہے لیکن وہاں کے باشندے آفتاب کی پرستش کرتے ہیں شیطان نے ان کی بدعملیوں کو زینت دے رکھا ہے اس لئے وہ راہ راست سے بے خبر ہیں حالانکہ پرستش کا مستحق صرف وہ اللہ ہے جو آسمان و

زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے ظاہر ہو یا پوشیدہ سب کو جانتا ہے۔ وہ اللہ جس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اچھا ہم تیری صداقت کا امتحان کرتے ہیں، ہمارا خط لے کر جاؤ اور ملکہ کے پاس ڈال کر پوشیدہ ہو جاؤ اور دیکھنا کہ وہاں کے لوگ اس کے متعلق کیا کرتے ہیں۔ ہدہد نے ایسا ہی کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکۂ سبا کے نام

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکۂ سبا کے نام یہ تھا:-

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝

یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے جو اللہ کا رسول ہے اور بیشک اس کا آغاز اس اللہ کے نام سے ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس کے بعد تم کو معلوم ہو کہ تم میرے مقابلہ میں تکبر نہ کرو اور ہم سے اس حال میں ملو کہ مسلمان ہو۔

ملکۂ سبا کا جواب

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُونِي فِي أَمْرِي الی آخر رکوع

ملکۂ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کو اپنے اعیانِ سلطنت کے سامنے پیش کیا اور اس اہم معاملہ میں ان سے رائے طلب کی۔ پہلے تو ان لوگوں نے اپنی قوت کا اظہار کر کے یہ جتایا کہ اگر ہماری قربانی کی ضرورت ہو تو یہ بھی ممکن ہے اور اخیر بات یہ ہے کہ باوجود اس کے آپ کو اختیار ہے جو مناسب سمجھیں کریں ہم سب اس کو بسر و چشم بجا لائیں گے۔

ملکہ نے اعیانِ سلطنت سے کہا! والیانِ ملک جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہ و بالا

کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر ڈالتے ہیں اور ممکن ہے کہ سلیمان علیہ السلام بھی ایسا ہی کریں لہٰذا میں فی الحال میں اس بات کی ایک دوسری طرح پر آزمائش کرتی ہوں اور اس پر اپنے آخری فیصلہ کو انحصار کرتی ہوں۔

ملکہ سبا نے کچھ بیش قیمت ہدیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس روانہ کئے جس کا مطلب تھا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے ان تحفے تحائف کو قبول کر لیا اور خاموش رہ گئے تو سمجھ لیا جائیگا کہ یہ ایک دنیوی بادشاہ ہیں جن کو مال کا لالچ ہے پھر ان سے لڑائی کرنے میں مضائقہ نہیں اور اگر نہیں قبول کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ یہ خدا کے سچے رسول ہیں پھر ان سے جدال و قتال میں غالب آنا ممکن نہیں اور سچائی کو قبول کر لیا جائے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس جب یہ تحفے پہنچے جو بمنزلہ ایک رشوت کے تھے تو آپ نے الٹے پاؤں اس کو واپس کرا دیا اور کہلا بھیجا کہ جو کچھ میرے خدا نے مجھکو دے رکھا ہے اس کے مقابلہ میں یہ حقیر چیزیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں میں نے جو کفر و شرک سے روک کر اسلام پیش کیا ہے اصل مقصد یہی ہے اگر اس کو قبول نہیں کیا تو ہم ایسی فوجیں روانہ کرتے ہیں جس کا مقابلہ ناممکن ہوگا اور تمہارے لوگ ذلت کیساتھ گھروں سے نکال دیئے جائیں گے پھر غلامی کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔

ملکہ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں

ملکہ سبا کے ایلچی نامراد واپس آئے اور اپنی آنکھوں سے جو دبدبہ اور شان دیکھکر آئے تھے اس کے علاوہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تہدیدی الفاظ جب سنائے گئے ان کو سنکر ملکہ سبا کو یقین ہو گیا کہ یہ خدا کے سچے پیغمبر ہیں ان سے خود جا کر ملنا چاہئے اور اطاعت کو قبول کر لینا چاہئے چنانچہ معہ خدم و حشم کے ساتھ ... کوچ ہوا۔ ابھی یہ لوگ راستے ہی میں تھے کہ ہوائی ڈاک پہنچ گئی اور ہدہد نے خود ہی اس پیغام کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیا کہ ملکہ سبا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چاہتی ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وہ عالیشان شاہی تخت جس کو ملکۂ سبا اپنے وطن میں چھوڑ کر آ رہی تھی ملکہ کے آنے سے پیشتر اس کا تخت یہاں موجود ہو جائے ایک قوی ہیکل جن نے کہا! کہ میں لا دوں گا ' اس سے پیشتر کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں میں اس کام کو پورا کر دونگا اور میں امانت دار بھی ہوں اور بہت قوی بھی' اتنے میں ایک وہ کہ اللہ والے شخص نے کہا! میں اس سے بھی پہلے اس کام کو انجام دیدونگا' یعنی آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کے سامنے اس تخت کو منگوا دونگا چنانچہ ایسا ہی کر دکھایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہلے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندوں کی طرح حمد و ثنا کی پھر تخت میں چند تبدیلیاں کر دیں تاکہ ملکہ سبا کی دانشمندی کو آزمائیں جب ملکہ کی سواری بھی آ پہنچی تو آپ نے تخت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا! کیا تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے ملکہ نے جواب دیا کہ گویا اسی طرح کا ہے اور پھر یہ کہا! آپ کے اس معجزے کے دیکھنے سے پہلے ہم لوگ آپ پر ایمان لا چکے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام شیش محل میں رونق افروز تھے اور اس کے سامنے کا فرش صاف شفاف آئینہ کا تھا ملکہ سبا نے وہاں پہنچکر اپنی پنڈلیوں سے گھبرا کر کپڑا اوپر اٹھایا کہ پانی ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پکار کر کہا! چلی آؤ! پانی نہیں یہ تو شیشوں سے بنایا ہوا مکان ہے۔ ملکہ سبا بلقیس کو حضرت سلیمان کی صداقت پر اور بھی ایمان ہو گیا اور اب تک اپنے مسلمان نہ ہونے پر پشیمان ہوئی اور سمجھ لیا کہ جس طرح ہماری عقل دنیا کے معاملہ میں قصور کرتی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں تو اس کے برابر اسی طرح دین کے معاملے میں بھی جو یہ سمجھتے ہیں وہی صحیح ہے۔ تفسیر دانوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ملکہ سبا یعنی بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شادی کر لی تھی۔

بیت المقدس کی تعمیر

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کرائی اور اس کو

بڑے پیمانہ پر نہایت تزک و احتشام کے ساتھ زینت دی۔ ایک دن ایک گنبد میں جو شیشہ کا بنا ہوا تھا اپنی عصا پر ٹیکا دیئے ہوئے کھڑے تھے کہ عزرائیل علیہ السلام نے دنیا سے کوچ کا پیغام دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات

فلما قضینا علیہ الموت ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ

فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین۔

اجنّہ کا عقیدہ تھا کہ غیب کا علم بندوں کو بھی ہوتا ہے اس لئے سلیمان علیہ السلام کا وصال ایسی حالت میں ہوا کہ جنوں کو اپنے عقیدے کی غلطی معلوم ہو گئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی عصا کا ٹیکہ لگائے اسی طرح کھڑے تھے کہ ملک الموت نے روح قبض کر لی اور کامل ایک سال تک لاش اسی شکل میں باقی رہی جب دیمک نے عصا کو کھا لیا تو آپ کی لاش زمین پر آ رہی۔ اس اثنا میں بیت المقدس کی تعمیر جاری رہی کیونکہ کام کرنیوالے سمجھتے رہے کہ آپ زندہ ہیں اور ہر روز ہمارے کام کو دیکھتے رہتے ہیں اس کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ ان کی غلطی تھی اور اگر وہ غیب کی خبر کو جانتے تو ان کی موت سے بھی آگاہ ہو جاتے اور اس کام کے رنج کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ

جامۂ عبدیت ہی چاک ہو ابھی کا دور ہے
شیوۂ بندگی کہاں شیوۂ آذری کہاں
امتِ خیر کا یہی طغرۂ امتیاز ہے ؟؟؟

شانِ بلالؓ کا ہمیں ڈھنگ ہی اور نہ طور ہے
یو بھی کچھ اور ہے شانِ بلالؓ اور ہے
بات کلامِ پاک کی لائقِ فکر و غور ہے

"مصلح"